روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 7 فروری 2013ء 25 ربیع الاوّل 1434 ہجری 7 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 31

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کیلئے یہ دعا کی۔

اور تو ہمارے لئے اس دنیا میں بھی نیکی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (نیکی لکھ) ہم تو تیری طرف آ گئے ہیں۔

(الاعراف:157)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

’’آپ کا آخری کام بھی دنیا میں عبادت الٰہی ہی تھا۔ آپ کی وفات کے وقت میں حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب تک آپ بول سکتے تھے۔ سوائے اس کے کوئی لفظ آپ کے منہ پر نہ تھا کہ اے میرے پیارے اللہ! اے میرے پیارے اللہ! آخری نصف شب اس حالت میں گزری یہاں تک کہ گلے کی خشکی کے سبب بولنا دشوار ہو گیا۔ جب کمرے میں فجر کی کچھ روشنی آپ نے دیکھی تو فرمایا نماز! اس وقت یہ عاجز حضور کے پاؤں دبا رہا تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب...... نے جو سرہانے کے قریب بیٹھے تھے، یہ سمجھا مجھے فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا نماز پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کی میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا نماز! اور ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کے بعد حضور نے پھر کوئی کلمہ نہیں بولا یہاں تک کہ آٹھ بجے کے قریب حضور کا وصال اپنے حقیقی معبود اور محبوب کے ساتھ ہو گیا۔ پس آپ کا آخری فعل بھی اس دنیا میں عبادت ہی تھا۔ خلوت میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور جلوت میں بھی آپ عبادت الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ آپ کا جینا بھی عبادت الٰہی میں تھا اور آپ کا فوت ہونا بھی عبادت الٰہی میں ہوا۔‘‘ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت مسیح موعود کے نمونہ اور تاثیرات قدسیہ کے نتیجہ میں ایک عظیم جماعت عابدوں کی تیار ہوئی جن کی نمازوں کے برتن خشوع وخضوع اور برکات سے بھرپور تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ حیات میں جب کہ خدا تعالیٰ کی مقدس وحی کا نزول باران رحمت کی طرح ہو رہا تھا۔ اس عہد میں جو بات بار بار میرے تجربہ میں آئی یہ تھی کہ دعا کرنے اور نماز پڑھنے کی سمجھ اور لذت ان نمازوں کے ذریعہ آئی جو حضور اقدس کی معیت میں پڑھی گئیں۔ سبحان اللہ وہ کیا ہی مبارک زمانہ تھا کہ نماز کے وقت نمازیوں کے خشوع وخضوع، رقت قلب اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ گڑگڑانے اور آہ و بکا کرنے کا شور بیت مبارک میں بلند ہوتا تھا لوگ آستانہ الٰہی پر سر بسجود ہوتے اور بیت مبارک وجدانی صداؤں سے گونج اٹھتی۔ نبی وقت کی پاک صحبت اور بابرکت روحانی توجہ کا یہ اعجاز نما اثر جب بھی یاد آتا ہے تو دل پر خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس کے زمانہ میں حضور کی معیت میں قادیان میں شاید ہی کوئی نماز پڑھی ہوگی۔ جو رقت قلب اور اشکبار آنکھوں سے ادا نہ کی گئی ہو۔ علاوہ اس کے دعا کرنے پر جواب بھی فوراً مل جاتا۔ خواہ رات کو رویا کے ذریعہ یا کشفی طور پر یا بذریعہ الہام کے۔ (حیات قدسی ص971)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً سجدوں میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے رونے کی آوازیں بیت الذکر کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے اس رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی۔ اس نماز میں تو بیت میں گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص116)

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے
حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء کے اختتامی اجلاس کے موقع پر مورخہ 10 فروری 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2 بجے سے لے کر شام 5:30 بجے تک لندن سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشریات ہوں گی۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے اختتامی خطاب بھی نشر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔ (نظارت اشاعت)

ضرورت نیوٹریشنسٹ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں Nutritionist کی آسامی خالی ہے۔ جس کے لئے تعلیمی معیار M.Sc/B.Sc مقرر کیا گیا ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی CV، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں کچھ سامان موجود ہے۔ جو بذریعہ نیلامی مورخہ 11 فروری 2013ء کو صبح 10 بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔ نیلامی ویئر ہاؤس دارالنصر وسطی میں ہوگی۔

سامان برائے فروخت

واٹر کولر، گیزر، بیٹری، میز+کرسیاں، لکڑی کے صوفے، ٹینکر پانی والا اور متفرق سامان لکڑی اور لوہا۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خطبہ نکاح

نکاح شادی کے نتیجہ میں خاندانوں کی نسلیں چلتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ہمیشہ تقویٰ سے کام لو

اصل بڑائی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ تقویٰ کو سامنے رکھو، نیکیوں پر قائم رہو، سچائی پر قائم اور دین کو مقدم رکھو

خطبہ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 نومبر 2011ء بمقام بیت فضل لندن

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 نومبر 2011ء بروز بدھ بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے جو عزیزم مرزا عدنان احمد ابن مکرم مرزا القمان احمد صاحب کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح، شادی ایسے مواقع ہیں جن کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں، اولادیں پیدا ہوتی ہیں اور خاندانوں کی نسلیں چلتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس موقعہ پر ہمیشہ تقویٰ سے کام لو۔ ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو۔ رشتہ داروں کا خیال رکھو تا کہ یہ نئے قائم ہونے والے تمہارے رشتے ہمیشہ قائم رہیں۔ دوسرے ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پر رکھو۔ اگر سچائی پر بنیاد ہوگی تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوگا اور جب اعتماد قائم ہوگا تو پھر ان تعلقات میں خوبصورتی اور بہتری پیدا ہوگی اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار ومحبت کو پھیلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کی یہ باتیں تمہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس لئے صرف اس دنیا پر نظر نہ رکھو۔ یہ دنیا تو چند سال کی ہے۔ اس کے بعد کی جو اخروی زندگی ہے وہ اصل زندگی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور پھر تمہیں جزاء سزا ہونی ہے۔ اس دنیا کے کئے ہوئے اعمال کی، نیکیوں کی اللہ تعالیٰ جزاء دیتا ہے اور برائیاں کرنے والوں سے کس طرح کا کیا سلوک کرنا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو کل آنے والی ہے اس پہ ہمیشہ نظر رکھو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر اور آنحضرت ﷺ نے نکاح کے موقعہ کیلئے جو یہ آیات چنی ہیں ان پر نظر رکھیں تو ہمیشہ رشتے خوبی سے نبھتے رہیں اور قائم رہنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اللہ کرے کہ آج یہ جو رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھنے والا ہو۔ تقویٰ پہ چلنے والا ہو۔ یہ رشتہ جو قائم ہو رہا ہے یہ عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے۔ اس خاندان کا تعلق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ساتھ بھی ہے اور دوسری طرف اس خاندان سے ہے جو بڑے دور دراز علاقہ آذر بائیجان سے ہجرت کر کے قادیان آئے۔ بچی کی دادی، ان کے ایک بھائی ڈاکٹر سید جنود اللہ شاہ صاحب، ان کی والدہ اور بھائی یہ لوگ ہجرت کر کے آئے اور حقیقت میں یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کو پورا فرمایا کہ جب تم مسیح موعود کا پیغام سنو تو خواہ برف کی سلوں پہ چل کے آنا پڑے تو آنا۔ ان لوگوں نے بھی کچھ سفر پیدل کیا، کچھ خچروں پر کیا، گلیشئر زمیں سے گزرتے ہوئے آئے۔ ہمالیہ بھی ان کے رستہ میں پڑا اور وہاں سے گزرتے ہوئے بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ جب لگتا تھا اب زندگی کا خاتمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان پہنچانا تھا تو انہوں نے مشکلوں سے مہینوں کا یہ بڑا کٹھن سفر بیماری کی حالت میں، لاچاری کی حالت میں جاری رکھا اور اللہ کے فضل سے قادیان پہنچے اور وہاں پہنچ کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں انہوں نے ....سلام پہنچایا۔ اس لحاظ سے بچی کی دادی کا خاندان وہ خاندان ہے جنہوں نے بڑی قربانی دے کر احمدیت قبول کی۔ اسی طرح ان کے دادا حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کے نواسے تھے اور سید عبدالستار شاہ صاحب کا خاندان وہ خاندان ہے کہ ان کے بارہ میں، ان کی اہلیہ کے بارہ میں اور ان کے بچوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ یہ بہشتی ٹبر ہے۔ پھر اس بچی کے دادا جو باہر کام کرتے تھے اور ان کی دنیاوی ملازمت تھی اور اچھی ملازمت تھی وہ اس کو چھوڑ کر وقف کر کے آئے اور بڑی قربانی سے، بڑی وفا سے انہوں نے اپنے وقف کو نبھایا اور جو بھی گزارہ الاؤنس تھا اس میں جس طرح بھی ہوا بڑی عاجزی اور قناعت سے زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فضل فرمایا اور اس لحاظ سے ان کے بچوں کو آگے بہت کچھ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہر لحاظ سے مزید فضل فرماتا چلا جائے۔ ان کی نسل میں سے اب ایک جامعہ کا بھی طالبعلم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحیح (مربی) بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ عزیزم مرزا عدنان احمد، مرزا القمان احمد کے بیٹے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نواسے ہیں۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی خاندان سے منسلک ہونا کوئی بڑائی نہیں ہے۔ اصل بڑائی وہی ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ تقویٰ کو سامنے رکھو۔ نیکیوں پر قائم رہو۔ سچائی پر قائم رہو۔ دین کو مقدم رکھو تو سب کچھ تمہیں مل جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی اولاد کیلئے یہی دعا کی تھی کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تو سب کچھ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اگر فضل فرمائے اور فضل فرمانا چاہے اور نوازنا چاہے، اور جب نوازے تو کوئی دنیاوی روک اس کے آگے روک نہیں بن سکتی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو پھر جتنی مرضی دنیاوی کوششیں ہوں کسی قسم کی کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان خاندانوں کے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جن کے آباؤ اجداد نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں اور نیکیوں پر قائم ہوئے اور تقویٰ پر قائم ہوئے اور جیسا کہ میں نے کہا عبدالستار شاہ صاحب نے گویا زمانہ کے امام مسیح موعود ومہدی معہود سے ایک سند حاصل کی اور زندگی میں ہی وہ سند حاصل کر لی کہ یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نوازنا چاہے تو پھر کوئی دنیاوی روک جو ہے اس میں روک نہیں بن سکتی۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ خدا ہمیشہ یاد رہے، دین ہمیشہ یاد رہے، پھر دنیا ہمیشہ خود آ کے قدموں میں گرتی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں خاندان، دونوں لڑکا اور لڑکی جن خاندانوں سے ہیں، اپنی خاندانی روایات کو قائم کرنے والے ہوں اور اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کیلئے حضرت مسیح موعود آئے اور جو توقعات آپ نے اپنی اولاد سے وابستہ رکھیں اور ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں جو احمدیت قبول کرنے والے ان خاندانوں نے احمدیت کی خاطر قربانیاں کر کے دیں اور آئندہ نسلوں میں بھی اللہ تعالیٰ یہ نیکیاں جاری رکھے۔

مذکورہ نصائح اور دونوں خاندانوں کا تعارف کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر دعا کروانے سے پہلے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے دعا کر لیں۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (21)

خدام الاحمدیہ جرمنی کی تقریب میں حضور انور کا خطاب اور جامعہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 دسمبر 2012ء

(حصہ سوم آخر)

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب اور اہم ہدایات

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کا یہ فنکشن مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے حافظ مظفر عمران صاحب کے اعزاز میں منعقد کیا جارہا ہے جو گزشتہ چھ سال کے عرصہ میں صدر خدام الاحمدیہ جرمنی رہے ہیں اور اب اپنی ٹرم پوری کر چکے ہیں۔ عموماً جو یہ فنکشن ہوتے ہیں۔ جو کسی جانے والے کے اعزاز میں ترتیب دیئے جاتے ہیں تو ان میں پہلے آنے والا اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے، کچھ ذکر کرتا ہے اور جانے والے کے بارے میں کچھ اظہار خیال کرتا ہے۔ اور پھر جانے والا اس پہ کچھ اظہار خیال کرتا ہے۔ اور جماعت میں یہ روایت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصولاً تو آج پہلے آپ کے نئے آنے والے صدر صاحب کی طرف سے مختصر خطاب ہونا چاہئے تھا اور پھر جانے والے صدر صاحب کی طرف سے اظہار خیال یا شکرانے کا اظہار ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ایک تو وقت کی وجہ سے، دوسرے اس روایت کو توڑنے کیلئے میں نے ان کو کہا تھا کہ جو دونوں نے یہاں آکر اظہار خیال کرنا ہے اسے رہنے دیں۔ میں نے بھی کچھ بولنا تھا۔ میں ہی آپ لوگوں سے کچھ باتیں کہہ دوں گا۔ کیونکہ جب جانے والے کے بارہ میں اظہار خیال کیا جاتا ہے تو بعض دفعہ دنیاوی اثر بھی ہم پر غالب آجاتا ہے اس لئے مبالغہ شروع ہو جاتا ہے۔ کسی جانے والے کے کام کو سراہنا، اس کو appreciate کرنا بڑی اچھی بات ہے اور کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بجائے اس کے کہ نئے آنے والے صدر صاحب خدام الاحمدیہ جانے والے صدر کے کام کو appereciate کرتے، سراہتے اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے اور ہو سکتا ہے کہ کچھ مبالغہ کے الفاظ بھی استعمال کر دیتے میں نے بہتر سمجھا کہ میں ہی حافظ مظفر عمران صاحب کے عرصۂ صدارت کا ذکر کر دوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے عرصہ چھ سال میں خدام الاحمدیہ کو بڑے احسن طور پر سنبھالا۔ تربیتی لحاظ سے بھی بڑے اچھے پروگرام خدام الاحمدیہ کرتی رہی۔ جہاں تک رپورٹس کا تعلق ہے اور ایک دو اجتماعات میں شامل ہونے کے بعد **جہاں تک میرا مشاہدہ ہے اللہ کے فضل سے 'خدام الاحمدیہ جرمنی' دنیا کی خدام الاحمدیہ کی مجالس میں بہترین مجلس کے طور پر گنی جا سکتی ہے۔**

اور یہ یقیناً ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ صدر خدام الاحمدیہ جتنا مرضی اچھا ہو، جتنا مرضی efficient ہو، جتنا چاہے اخلاص کا مظاہرہ کرنے والا ہو، جب تک اس کی ٹیم اس کے ساتھ پوری توجہ سے کام کرنے والی نہ ہو، کام آگے نہیں چلتے اور پھر ٹیم صرف مرکزی اور نیشنل لیول پر نہ ہو بلکہ ریجنل قائدین ہیں، مقامی قائدین ہیں، مقامی مجالس ہیں، یہ سب جب احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کریں، اپنے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں تو تبھی اس کے نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں اور پھر ایسی ٹیم بنانا اور اس ٹیم کو ساتھ لیکر چلنا بھی یقیناً بڑی اہم بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ultimately بات وہیں پہنچ جاتی ہے کہ بالا افسر کیسا ہے؟ تو جماعتی نظام میں کوئی بھی تنظیم ہو، اس کے کام کرنے والے ورکرز (workers) اور ہر افسر جو اوپر مقرر کیا جاتا ہے جس میں زعیم ہے، ناظم ہے، قائد ہے، مہتمم ہے، صدر ہے یہ سب جب احسن رنگ میں کام کر رہے ہوں اور کام لینے والوں سے کام لے رہے ہوں تو تبھی وہ تنظیم ایک ٹیم ورک کے تحت ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے۔ تو بہر حال اس لحاظ سے حافظ مظفر عمران صاحب نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سابق صدر خدام الاحمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اور پھر یہ بھی ان کی خوبی ہے اور اس خوبی کو ابھی تک تو نئے آنے والے صدر صاحب نے بھی جاری رکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے کسی بھی کارکن کے گھر میں، یا اس کو، یا اس کے عزیزوں کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تھی تو ان کی طرف سے مجھے فوراً دعائیہ خط آجاتا تھا کہ فلاں فلاں کو یہ ضرورت یا تکلیف ہے، اس کے کیلئے دعا کریں۔ اس شخص کا خط تو بعد میں آتا تھا اور ان کی طرف سے پہلے اطلاع ہو جاتی تھی۔ **تو یہ ایک بڑی اچھی روح ہے جو ہمارے افسران میں اور خدمت کرنے والوں میں قائم ہونی چاہئے۔** افسری ہمارے ہاں نہیں ہے۔ ہر عہدیدار جو مقرر ہوتا ہے وہ دوسروں کی نظر میں تو عہدیدار ہے لیکن خود اپنی نظر میں وہ خادم ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں یہی ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اور یہ خدمت کا جذبہ جب آپ کے سامنے ہوگا تبھی ایک افسرانہ شان سے ہٹ کر ایک خدمت گزار کے طور پر کام کرنے والے ہوں گے اور کام لینے والے ہوں گے، دوسروں سے حسن سلوک کرنے والے ہوں گے، بجائے کسی رعب اور دباؤ میں کام لینے کے دوستانہ ماحول میں کام لینے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ نرمی، محبت اور پیار ہی ہے جو مومنین کو تیرے ارد گرد اکٹھا کر رہا ہے۔ اگر سختی طبیعت میں ہوتی، غصہ ہوتا تو کبھی یہ لوگ اس طرح اکٹھے نہ ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقام تھا۔ وہ تو نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ناراضگی میں بھی ایسی برکت ڈال دینی تھی کہ لوگوں نے اکٹھے ہونا تھا۔ لیکن اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بہرحال اپنے ہر کام لینے والے سے محبت اور پیار سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے آپ کے عہدیداران کی جو اکثریت اس وقت میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر سطح کا عہدیدار جب اپنے کارکنوں سے یا خدام سے کام لے تو پیار اور محبت سے کام لے اور اس پیار اور محبت کو اتنا پھیلائے کہ جس طرح ایک بچہ مجبور ہو کر ماں باپ کی خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس طرح ہر خادم جماعت کی خدمت کیلئے آگے بڑھ کر آنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روح اکثر خدام میں پائی جاتی ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، ہر قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اس روح کو قائم رکھنا بھی ہر عہدیدار کا فرض ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جانے والے صدر صاحب کے بارہ میں یہ چند الفاظ تھے جو میں نے کہنے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اللہ ان کو جزاء دے اور آئندہ بھی ان پر جو جماعتی ذمہ داریاں ڈالی جائیں ان کو بھی احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں اور جو نئے صدر خدام الاحمدیہ ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ پہلے سے بڑھ کر اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ کیونکہ ترقی کرنے والی قومیں ایک مقام پہ آکے رک نہیں جایا کرتیں۔ ترقی کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں۔ اعلیٰ منزلوں کی حدیں آگے نظر آتی ہیں اور ترقی کرنے والوں کو آنی بھی چاہئیں تاکہ ان تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ پس اس کام کو آگے بڑھانا نئے صدر صاحب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ یہ اس کو آگے بڑھانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے نظم سنی ہے۔ ہر عہدیدار کو اس نظم کا پیغام یاد رکھنا چاہئے۔ ہر خادم احمدیت پر ایک ذمہ داری ہے۔ گزشتہ عاملہ میٹنگ میں میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے کہا تھا کہ یہ جو خدام الاحمدیہ کا نعرہ ہے کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" اس کے بیج (badge) بنائیں اور ہر خادم کے سینے پر لگا دیں تاکہ وہ خود بھی یاد رکھے اور ان کو ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بھی یاد آتا رہے کہ ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے، افراد جماعت کی بھی اصلاح کرنی ہے اور قوم کی بھی اصلاح کرنی ہے۔ اور ہر ایک کی اصلاح کیلئے پھر اپنے نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔ یہ چیزیں جب سامنے ہوں گی تو ایک ایسی نسل اُبھر کر سامنے آئے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب لانے والی ہوگی۔ پس یہ ذمہ داری کا احساس ہے جس کی طرف حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی ہے۔ یہ احساس ہر خادم کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کا مشن کوئی چھوٹا مشن نہیں ہے۔ دین حق کا revival ہے۔ ہم نے اس کی تجدید نو کرنی ہے اور دنیا کو صحیح اور حقیقی دین کی طرف بلانا ہے اور اس وقت تک یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک ہم خود اس کی باریکیوں میں جاکر اس پر عمل کرنے والے، اس کو سیکھنے والے نہیں ہوں گے اور پھر اس کو پھیلانے کیلئے ایک جذبہ ہمارے دل میں نہیں ہوگا۔ پس اس طرف بھی ہمیشہ توجہ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر نمازوں کی ادائیگی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں باقاعدہ ادا کرنا

اورحتی الوسع کوشش کرنا کہ باجماعت نمازیں ادا ہوں۔ یہ عہدیداروں کیلئے بڑا لازمی ہے اور اگر مجبوری سے نہیں ہوسکتیں تو بہرحال وقت پر پڑھی جائیں۔ سردیوں میں ظہر، عصر کی نمازیں جمع ہوجاتی ہیں تو یہاں موسم کے لحاظ سے ٹھیک ہے۔ لیکن باقی نمازیں وقت پر پڑھی جانی چاہئیں۔ اس کیلئے ہر خادم کو، ہر عہدیدار کو جو کسی بھی سطح کا عہدیدار ہے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ باتیں یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور بےنفس ہوکر خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں اگر یہ روح پیدا ہوجائے اور یہ روح قائم ہوجائے اور ہر سطح پر یہ روح قائم ہوجائے انشاء اللہ تعالیٰ تو پھر اس بات کی فکر نہیں رہتی کہ کہیں ایسا موقع نہ آجائے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ خلیفہ وقت بےفکر ہوتا ہے کہ جماعت کے افراد خاص طور پر نوجوان اس قابل ہیں کہ وہ اس کا دست و بازو بن کر، دایاں ہاتھ بن کر ہر مشکل میں گزرنے والے ہوں گے اور جو مشن حضرت مسیح موعود لے کر آئے ہیں اس کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں گے۔ پس اس لحاظ سے بھی عہدیداروں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ ان پر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ سب سے پہلے خود اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے پھر خدام کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور بات ہے کہ اس معاشرہ میں جو میڈیا، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرام ہیں ان میں بہت ساری فضولیات ہیں۔ ان فضولیات سے بچنے کیلئے خود بھی کوشش کریں اور ایسے پروگرام بنائیں کہ ہر خادم ان سے بچنے والا ہو اور اس کے متبادل اس کو ایسا پروگرام دیں کہ اس کی دین میں دلچسپی پیدا ہو اور اس کی دینی علم سیکھنے میں دلچسپی پیدا ہو اور اس کی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب کے اختتام پر دعا کروائی۔

اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانان کرام نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

اس تقریب کے اختتام پر ساڑھے نو بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

17 دسمبر 2012ء

صبح سوا سات بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Riedstadt شہر میں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کے افتتاح کی تقریب تھی۔

Riedstadt شہر ایک ہزار 178 سال پرانا ایک تاریخی شہر ہے اور 22 ہزار نفوس کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جن میں 83 مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ ضلع Grob-Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا۔ جب بعض احمدی احباب یہاں آکر آباد ہوئے۔ ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو بیت العزیز کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس بیت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30/اگست 2004ء کو فرمایا۔

عمارت کے کوائف

اسی بیت العزیز کے ساتھ ملحقہ خالی پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے۔ سال 2008ء میں چھ لاکھ پچاس ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اکتوبر 2008ء میں بلدیہ ریڈشٹڈ (Riedstadt) نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا نقشہ منظور کیا۔ بیت العزیز کے قطعہ زمین کو شامل کر کے کل رقبہ 8 ہزار 300 مربع میٹر ہے۔

15 دسمبر 2009ء کو حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کا سنگ بنیاد رکھا۔ یکم فروری 2010ء کو باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں دومنزلہ مسرور ہوسٹل کی عمارت ہے اور مغربی جانب جامعہ احمدیہ جرمنی کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دومنزلہ عمارت ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی اس نئی عمارت میں سات کلاس روم ہیں، دو بڑے ہال ہیں۔ لائبریری ہے، کمپیوٹر روم ہے، پرنسپل کے دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں، ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور Lobbies ہیں۔

مسرور ہوسٹل کی دومنزلہ عمارت میں اس وقت بڑے سائز کے کل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال کامن روم کے طور پر ہے جہاں Indoor کھیلوں کا انتظام ہے۔ ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔

طلباء کے کھیل کے لئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Riedstadt کے لئے روانگی ہوئی۔

جامعہ احمدیہ میں آمد

قریباً پون گھنٹہ کے سفر کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی شمشاد احمد قمر صاحب نے اپنے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضورانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

عمارت کا معائنہ

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعدازاں حضورانور نے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔

حضورانور نے جامعہ کے ہوسٹل سے معائنہ کا آغاز فرمایا۔ ہوسٹل کے ایک طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل کا آفس اور رہائشی حصہ ہے اور اس کے ساتھ ہی اگلے حصہ میں سنگل اساتذہ کرام کے رہائشی اپارٹمنٹ ہیں اس کے بعد طلباء کا رہائشی حصہ ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کے مختلف کمروں میں تشریف لے گئے اور ہر کمرے میں موجود بنیادی ضرورت کی اشیاء کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

جب حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کی بیرونی سیڑھیوں کے ذریعہ دوسری منزل پر تشریف لے جانے لگے تو امیر صاحب جرمنی نے جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک عمارت کے بارہ میں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ عمارت برائے فروخت ہے۔ یہاں سے یہ عمارت بالکل سامنے نظر آرہی تھی۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کو خریدنے کی منظور عطا فرمائی۔

ہوسٹل کی دوسری منزل پر بھی طلباء کے رہائشی اپارٹمنٹس کے علاوہ ایک حصہ مخصوص کر کے اساتذہ کے لئے بھی اپارٹمنٹس بنائے گئے ہیں۔ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان اپارٹمنٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچن، سٹور اور ڈائننگ ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے کلاس رومز کا معائنہ فرمایا۔ کلاس روم، سیکیورٹی روم اور نصاب سیکشن کے معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمپیوٹر روم میں تشریف لے آئے۔ یہ ایک ہال نما بڑا کمرہ ہے جس میں بڑی تعداد میں کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ خالی حصہ تھا۔ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جو حصہ خالی ہے یہاں بھی کمپیوٹر لگائیں۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضورانور نے بڑی تفصیل کے ساتھ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور کتب کا جائزہ لیا۔ حدیث کی کتب کے جماعتی تراجم لائبریری میں موجود تھے۔ لیکن غیراز جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم موجود نہیں تھے۔ اس موقعہ پر حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ صحیح بخاری کا ترجمہ بھی رکھیں اور حدیث کی دوسری کتب کا ترجمہ بھی رکھیں۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی افتتاحی تقریب کے لئے ہال میں تشریف لے آئے۔ حضورانور کی آمد سے قبل جملہ مہمانان اور طلباء اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

اس افتتاحی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ عزیزم کمال احمد صاحب متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے تلاوت کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب درجہ اولیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام ’حمد و ثناء اُسی کی جو ذات جاوِدانی‘ سے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے اور بعدازاں ان اشعار کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جامعہ احمدیہ کے قیام کے حوالہ سے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنے ایڈریس کے شروع میں قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے قیام سے لے کر مختلف ممالک میں جامعاتِ احمدیہ کے قیام کا مختصر ذکر کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2003ء میں اپنے دورِ خلافت کے پہلے دورہ پر جب جرمنی تشریف لائے تو فرمایا کہ 2008ء تک جرمنی میں بھی ایک جامعہ بنائیں تاکہ جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک کے نوجوان یہاں سے تعلیم

حاصل کر کے مربی کی ذمہ داری ادا کر سکیں۔

17/اپریل 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمشاد احمد قمر صاحب کو جو قبل ازیں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاذ خدمات بجالاتے رہے تھے جامعہ احمدیہ جرمنی کے پرنسپل کی ذمہ داری سونپی اور ہدایت فرمائی کہ اب باقاعدہ جامعہ کے آغاز کی منصوبہ بندی کریں۔ چونکہ اس وقت جامعہ کیلئے کوئی علیحدہ بلڈنگ موجود نہ تھی اس لئے جماعت کے مرکزی سینٹر بیت السبوح (فرینکفرٹ) کے ایک حصہ کو مخصوص کر کے جامعہ احمدیہ کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا۔

20/اگست 2008ء جرمنی جماعت کی تاریخ کا ایک اہم اور سنہری دن تھا۔ اس روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا اور اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ اس کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کی اپنی مستقل عمارت کیلئے بھی کوشش جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ریڈ شٹڈ (Riedstadt) کے علاقہ میں 'بیت العزیز' کے ساتھ ملحقہ قطعہ زمین کی خرید کی توفیق مل گئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2009ء کو اس علاقہ میں اپنے دستِ مبارک سے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔

جامعہ کا نصاب 7 سال پر مشتمل ہے اس وقت یہاں طلبہ پانچویں سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت طلباء کی کل تعداد 80 ہے اور اساتذہ کی تعداد 12 ہے۔

جو نوجوان اس عمارت میں دین حق کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ جرمنی کا ایک حصہ ہیں، بلکہ بہت اہم حصہ ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی پہلی نسلوں سے بڑھ کر روابط کے ایسے پل تعمیر کریں گے جو مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان رابطے کے دروازے کھولنے والے ہوں گے۔ وہ نوجوان (-) کو جرمنی میں امن پر مبنی دین کی تعلیم دیں گے اور اس طرح انہیں دین کی غلط تصویر پیش کرنے والوں، انتہا پسند اور تشدد پسند لوگوں کی زد سے محفوظ کریں گے۔ وہ اسی معاشرہ کا ایک حصہ ہیں اور اسی لیے وہ دین کو ایسے رنگ میں پیش کر سکیں گے جس سے غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ اور یہ سب کچھ وہ اپنی ہی زبان میں یعنی جرمن زبان میں پیش کریں گے۔

میئر صاحب کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر کے ایڈریس کے بعد ریڈشٹڈ شہر کے میئر Mr. Werner Amend نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح اور مہمانان گرامی!

سب سے پہلے تو میں اس مثبت کام کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں اس سلسلہ میں اپنے سے پہلے میئر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے اپنے دور میں اس کام کو شروع کیا تھا اور پھر میں نے اس کام کو آگے بڑھایا ہے۔

آج کا یہ دن اور آج کا یہ پروگرام کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ یہ پروگرام ہمارے شہر کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ملک جس میں زیادہ تر رہائشی عیسائی ہوں اس میں (مومنوں) کے امام تیار کرنے والے ادارہ کا افتتاح ہونا کوئی عام بات نہیں ہے اور جرمنی میں یہ بات عام روش سے ہٹ کر ہے۔ ابھی گزشتہ چند سال پہلے سے ہمارے ملک میں یونیورسٹیوں میں بھی (دین حق) کی تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کیا جا چکا ہے لیکن اس ادارے کی حیثیت اس سے بہت زیادہ ہے۔ یہ احمدیہ جماعت کا ایک ادارہ ہے اور ہمارے ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔ اس سے ملتا جلتا کوئی ادارہ فی الحال سارے یورپ میں صرف لندن میں ہے۔ اور وہ بھی جماعت احمدیہ کا ہے۔ اور اگر مناسبت کے رنگ میں دیکھا جائے تو لندن یوکے کا دارالخلافہ ہے اور 8.2 ملین لوگ وہاں رہتے ہیں اور ہمارے ریڈشٹڈ میں صرف 22 ہزار کی تعداد ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ اس افتتاح کے ساتھ ریڈشٹڈ کا شہر احمدیہ جماعت جرمنی کے لیے ایک لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل کرنی شروع کر دے گا۔ یہ ادارہ علم حاصل کرنے کے لیے، مذہبی ریسرچ کے لیے اور تبادلہ علم کے لیے ہے اور یہ ادارہ مذہب اور کلچر کو فروغ دینے والا ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ باہمی گفت و شنید اتنی عام نہیں جتنی کہ اس کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بہت کم روابط ہیں۔ ابھی ہمیں ایک دوسرے کے کلچر اور مذہب کا زیادہ علم نہیں، ایک دوسرے کے رسم و رواج کا علم نہیں۔ لاعلمی کا ہونا صرف اتنا نقصان دہ نہیں کہ کسی کو کسی بات کا علم نہیں جو کہ گو افسوس کی بات ہے، بلکہ لاعلمی غلط فہمی کو بھی جنم دیتی ہے اور غلط تاثرات کو بھی۔ اور پھر اس کی بناء پر علیحدگی اور لاتعلقی کو بھی جنم دیتی ہے۔

آج جو ہم اس ادارہ کی افتتاحی تقریب منا رہے ہیں یہ ایک رنگ میں آپ کے گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مکان بناتا ہے وہ وہاں رہتا ہے۔ یعنی آپ نے جرمنی میں ریڈشٹڈ میں ایک نیا گھر بنایا ہے اور اسی لیے میں آج کی اس پُرمسرت تقریب کو ایک دوسرے سے بے رُخی کی بجائے انٹگریشن (integeration) کی ایک علامت کے طور پر دیکھتا ہوں۔ ریڈشٹڈ، شٹاک شٹڈ اور بیبس ہائیم جو ہمارے ہمسائے شہر ہیں ان شہروں کی نمائندگی میں جو میرے ساتھی تھوماس، رائیشل اور تھوماشل یہاں موجود ہیں ان کی طرف سے بھی میں احمدیہ جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایک لمبے تعمیراتی عرصہ کے بعد آپ نے اپنا یہ ہدف حاصل کیا ہے۔ میری نیک تمنائیں آپ سب کے ساتھ ہیں اور بالخصوص طلبہ کے ساتھ ہیں کہ وہ برکتیں سمیٹنے والے ہوں اور آج کے دن کے حوالہ سے میں آپ کو یہ شیلڈ اس شہر کے نشان کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ اپنے اس ایڈریس کے بعد میئر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کو شہر کے نشان والی شیلڈ تحفہ میں پیش کی۔

ایک مہمان کا ایڈریس

میئر کے اس ایڈریس کے بعد آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک مہمان Mr. Wolf Walter نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 'جرمن اسلام کانفرنس' German Islam Conference کے سیکرٹری ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب حضور انور، امیر جماعت جرمنی اور دیگر خواتین و حضرات! مجھے دعوت دینے کا شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں آج جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقع پر یہاں موجود ہوں۔ حکومتی سطح کا ادارہ جو نیورن برگ میں مائیگریشن اور پناہ گزینوں کا ذمہ دار ہے اس میں اسلام کانفرنس کا بھی دفتر موجود ہے۔ ہم یہاں جرمنی کے وزیر داخلہ کے ساتھ کام کرتے ہیں جن کے سپرد کانفرنس کی ذمہ داری ہے۔ اماموں کی تعلیم جرمنی میں ہمارے لیے ایک اہم موضوع ہے۔ 2009ء میں 'اسلام کانفرنس' میں اس بات کا مجموعی طور پر اظہار کیا گیا کہ امام کا کردار ایک اہم کردار ہے۔ آپ کی جماعت کے امام جو مختلف علاقوں میں ہیں وہ بیرونی طور پر دوسرے مذاہب سے رابطوں کے لیے بھی اور حکومت کی انتظامیہ سے رابطہ کے لیے بھی، بالخصوص شہروں کی انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کے لیے کوشاں ہیں۔ ان کا اولین کام مذہبی ذمہ داریاں پورا کرنا اور روحانی ضروریات پورا کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی اور ذاتی اور خاندانی مسائل کے بارہ میں بھی سوالوں کے جواب دینے کی وجہ سے بہت سارے اماموں پر خاص اعتماد کیا جاتا ہے۔ اس کردار کی وجہ سے اور اپنی جماعت کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ بین المذاہب ڈائیلاگ اور انٹرکلچرل امور میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ سکولوں، چرچوں یا شہر کی انتظامیہ کے لیے (دین حق) کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے والے افراد ہیں۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک دوسرے کے خلاف غلط تاثرات کم کرنے کے لیے ایک دوسرے کو زیادہ بہتر جاننا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلے رابطہ ضروری ہے۔ امام اپنے علم کی بنیاد پر انٹگریشن کے لیے بھی ایک مفید کردار ادا کرتے ہیں تا کہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہا جائے۔ اس لیے اس کی بڑی اہمیت ہے کہ جرمنی میں پلے بڑھے اور یہاں کے پڑھے لکھے لوگ امام کا کام کریں۔ مذہبی کارکنان کا علم حاصل کرنا اور اس شعبہ میں کام کرنا مذاہب کے قانونی حقوق کے عین مطابق ہے۔ جس میں درج ہے کہ مذہبی ادارے ان امور میں خود مختار ہیں۔ اسی وجہ سے اس طرح کے مذہبی ادارے جن میں دینی علم سکھایا جائے اسلام کانفرنس کی عین خواہش کے مطابق ہیں۔ جامعہ احمدیہ اپنے اس علمی کردار کی بناء پر مستقبل کے لیے ایک اچھے راستہ پر گامزن ہے اور جماعت مثالی رنگ میں وہی کام کر رہی ہے جو کہ اسلام کانفرنس نے تجویز کیا ہے۔ میری نیک تمنائیں آج کے اس افتتاح اور اس ادارہ کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

سٹیٹ سیکرٹری کا ایڈریس

☆ بعد ازاں سٹیٹ سیکرٹری Mr Fudolf Kriszeleit نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ مسٹر کرسٹل لائٹ صوبہ ہیسن (Hessen) کی عدلیہ، وزارتِ قانون اور انٹگریشن اینڈ یورپ کی منسٹری میں سیکرٹری ہیں۔ یہ منسٹری وزارت ثقافت کے ساتھ سکولوں میں اسلام کی تعلیم کے بارہ میں ذمہ دار ہے۔ موصوف نے کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح، واگس ہاؤزر صاحب، نمائندگان ہیسن اور خواتین و حضرات! آج اس ادارہ کے افتتاح پر جس میں امام تربیت پائیں گے میں احمدیہ جماعت کو صوبہ ہیسن کی انتظامیہ کی طرف سے اور بالخصوص ہیسن کے وزیر اعلیٰ Volker Bouffier کی طرف سے اور ان کے نمائندے وزیر ثقافت Mr. Jorg Uwe Hann کی طرف سے دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

انٹگریشن (integeration) اور سیاسی امور کے حوالہ سے یہ ایک مناسب اور بہت اہم قدم ہے کہ یہ ادارہ اپنا کام شروع کرے اور اماموں کو تعلیم مہیا کرے۔ ان اماموں کو جو ہمارے ملک کی زبان پر عبور رکھتے ہیں جو جرمنی کے کلچر اور ہسٹری سے واقفیت رکھتے ہیں اور جو یہاں کے باسی ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے کلچر کے لوگ بھی جو فی الوقت مذہبی لحاظ سے اور دوسرے امور میں ایک مختلف ماضی رکھتے ہیں یہاں ہیسن (Hessen) شہر میں مستقل رہائش پذیر ہوں۔ اسی کو اپنا گھر جانیں، یہاں امن محسوس کریں اور اپنے آپ کو اسی معاشرہ کا ایک حصہ جانیں۔ اور اس کام کے لیے اپنے مذہبی راستے پر چلنا ایک

بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آج جرمنی میں مختلف مذاہب کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے اور بالخصوص اسلام کو جرمنی اور Hessen میں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمانوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کے ثقافتی مراکز کوئی استثنائی تصویر نہیں ہیں بلکہ یقیناً ہمارے ہی معاشرہ کا حصہ ہیں جس طرح کہ مسلمان خود بھی ہمارے Hessen کے معاشرہ کا ایک حصہ ہیں Hessen میں تقریباً 4لاکھ لوگ اس عالمی مذہب یعنی اسلام کے پیروکار ہیں اُن میں سے بہتوں کو یہاں کی شہریت کے حقوق حاصل ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے معاشرے میں داخل ہیں۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اسی وقت جبکہ ہم یہ تقریب منعقد کر رہے ہیں جس طرح کہ عبداللہ Wagishauser صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا۔ مسز Beer جو کلچر کی وزیر ہیں اور integration کے وزیر مسٹر Uwe Hahn جو اس وقت Wiesbaden میں ہیں کی بہت سالوں کی محنت اور پڑتال اور فیصلے کے کٹھن راستوں سے گزر کر صوبائی حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یکم اگست 2013ء سے دو (دینی) جماعتیں آئین کے article نمبر 7 اور 3paragraph کے تحت Hessen میں دینیات کا period پڑھانا شروع کرسکتی ہیں۔ ایک احمدیہ جماعت ہے اور دوسری Diteb نام کی ترک اسلامی تنظیم ہے اور میں آپ سب کو بحیثیت مجموعی اور مسٹر Wagishauser صاحب کو انفرادی لحاظ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ اس بے حد مشکل مراحل سے گزرنے والے رستے کے لئے تیار ہوئے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ Hessen کے سکولوں میں مذہب کی تعلیم دینے کے لئے ہمیں احمدیہ جماعت میں ایک لمبی جانچ پڑتال کے بعد ایک قابل اعتماد اور مستقبل کی ضروریات پوری کرنے والا partner ملا ہے۔ یہاں آپ اماموں کو تعلیم دیں گے جو جرمنی کی tradition اور تاریخ کو جانتے ہیں اور اس وجہ سے جرمنی میں پرورش پانے والے نوجوان (-) کے لئے جو وہی زبان بولتے ہیں اور وہی فہم رکھتے ہیں رابطہ کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ میں خواہش مند ہوں کہ جامعہ احمدیہ مستقبل میں کامیابیوں سے اپنے کام سرانجام دے اور اماموں کی تعلیم کا بندوبست کامیابی سے ہو سکے اور یہ کہ آپ کے ادارے کا ایک روشن مستقبل ہو۔ شکریہ

☆اس ایڈریس کے بعد داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

نبی کریمؐ بحیثیت دوست

وفا ایک قیمتی جوہر ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو خدا کے بندوں کے احسانات کی قدر دانی نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے وہ لوگ جو اپنے مولیٰ کے ساتھ وفا کے بے نظیر نمونے قائم کر کے دکھاتے ہیں انسانوں کے ساتھ تعلق اور دوستی میں ان سے بڑھ کر کوئی باوفا نہیں دیکھا گیا۔

نبی کریمؐ نے بحیثیت دوست بھی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کے ابتدائی زمانہ کے ساتھی تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کی تکرار ہوگئی۔ نبی کریمؐ کو پتہ چلا تو حضرت عمرؓ سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑو گے یا نہیں؟

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ)

بلالؓ اور زید بن حارثہؓ جو مکی دور ابتلاء کے ساتھی تھے اور حضرت ابوبکرؓ جو سفر ہجرت کے آڑے وقت میں ہمسفر تھے، فتح مکہ کی عظیم الشان فتح کے وقت ان ساتھیوں کو رسول کریمؐ نے فراموش نہیں کیا۔ اس روز آپ کی شاہی سواری کے دائیں ابوبکرؓ تھے تو بائیں بلالؓ اور زیدؓ اگرچہ فوت ہو چکے تھے مگر اس کے بیٹے اسامہؓ کو آپ نے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس طرح وفاؤں کے جلو میں یہ قافلہ مکے میں داخل ہوا۔ (بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ)

غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی ہو رہی تھی اور نبی کریمؐ اپنے انصار اور مہاجرین دوستوں کے ساتھ مل کر یہ دعائیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔

اللھم لا خیر الا خیر الاخرہ
فاغفر الانصار والمھاجرہ

اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

رسول کریمؐ انصار مدینہ کی قربانیوں کی بہت قدر فرماتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں انصار کی عورتیں اور بچے کسی شادی کی تقریب سے واپس لوٹ رہے تھے کہ رسول کریمؐ نے دیکھ لیا۔ آپ ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے اور دو دفعہ وفور جذبات میں فرمایا ”خدا کی قسم! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔“

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الانصار)

رسول کریمؐ کو اپنے خدام خاص سے خاص محبت تھی۔ اور ان کی خدمات کا خاص احترام آپ کے دل میں ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں شہدائے احد کی مثال قابل ذکر ہے۔ جن سے حضور کو گہری دلی محبت تھی۔ چنانچہ اپنی زندگی کی شاندار فتح غزوۂ خیبر سے واپس آتے ہوئے جب احد مقام پر پہنچے تو وادئ احد کے شہید آپؐ کو یاد آئے۔ جن کے خون سے یہ وادی لالہ رنگ ہوئی تھی۔ اور جن کو ان کے خونوں سمیت احد کے دامن میں دفن کیا گیا تھا۔ آپ وادی احد سے گزرتے ہوئے فرمانے لگے۔ احد کو ہم سے محبت ہے اور ہمیں احد سے۔ مراد اہل احد سے تھی۔ ان مسکینوں سے جو دامن احد میں زیر خاک تھے اور ان زندوں سے بھی جو وادئ مدینہ میں آباد تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ شہدائے احد کی شہادت کے آٹھ سال بعد (یعنی 11ھ میں اپنی وفات کے سال) رسول کریمؐ نے احد کے شہیدوں پر جا کر دعا کی۔ صحابہؓ کہتے ہیں ایسے لگتا تھا جیسے آپ زندوں کے ساتھ مردوں کو بھی الوداع کہہ رہے ہیں۔

دوستوں کے لئے غیرت

فتح مکہ کے سفر میں مرالظہران میں پڑاؤ کے دوران حضرت عبداللہؓ بن مسعود اپنے چھریرے بدن اور پتلی ٹانگوں کی وجہ سے پھرتی سے درختوں پر چڑھ جاتے اور کالی کالی پیلو اتار کر لاتے۔ بعض صحابہؓ ان کی دبلی پتلی ٹانگوں کا مذاق اڑانے لگے۔ آپؐ نے دیکھا کہ مذاق استہزاء کا رنگ اختیار نہ کر جائے۔ تب اپنے اس صحابی کے لئے آپؐ کو غیرت آئی۔ فرمایا اس کی سوکھی ہوئی ٹانگوں کو حقارت سے مت دیکھو۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت وزنی ہیں۔

(الطبقات الکبری ابن سعد جز 3ص155)

دیرینہ ساتھی کے والد کا لحاظ

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ صحن کعبہ میں تشریف فرما تھے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے بوڑھے باپ ابوقحافہ کو ہمراہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رفقاء سے حسن سلوک اور کمال عجز و انکسار ملاحظہ ہو۔ اپنے دیرینہ جانی رفیق حضرت ابوبکرؓ کے والد جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کو دیکھ کر فرمانے لگے۔ ”اپنے بزرگ اور بوڑھے باپ کو آپ گھر میں ہی رہنے دیتے اور مجھے موقع دیتے کہ میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔“ حضرت ابوبکرؓ اس شفقت پر وارے جاتے ہیں کمال ادب سے عرض کیا ہے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا زیادہ حق بنتا تھا کہ چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں بجائے اس کے کہ حضورؐ بنفس نفیس تشریف لے جاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھا کر ابوقحافہ کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے کہ اب اسلام قبول کر لیجئے۔ ان کا دل تو رسول اللہؐ محبت بھری باتوں سے پہلے ہی جیت چکے تھے۔ ابوقحافہ کو انکار کا یارا کہاں تھا انہوں نے فوراً سرِ تسلیم خم کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان سے دل لگی کی باتیں کرنے لگے ان کے بالوں میں سفیدی دیکھی تو فرمایا کہ خضاب وغیرہ لگا کر ان کے بالوں کا رنگ تو بدلو۔

(السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد۴ صفحہ۹۱)

فتح مکہ اور انصار مدینہ سے وفا

جب مکہ کی عظیم الشان فتح سے خدا کا رسولؐ اور جماعت مومنین خوش ہو رہے تھے عین اس وقت ایک عجیب جذباتی نظارہ دیکھنے میں آیا۔ ہوا یوں کہ کچھ عشاق رسولؐ انصار مدینہ کے دلوں میں یہ وسوسے جنم لے رہے تھے۔ ان کے دل اس وہم سے بیٹھے جا رہے تھے کہ ہمارے آقا و رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے بعد کہیں اپنے اس وطن مالوف میں ہی مستقل قیام نہ فرمالیں۔ یہ وساوس قلب و دماغ سے نکل کر زبانوں پر آنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے جس محبت و رأفت کا سلوک فرمایا ہے اس سے وطن کے ساتھ آپ کی محبت بھی ظاہر ہے۔ اگر یہ محبت غالب آگئی اور آپ یہیں رہ گئے تو ہمارا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ کہتے ہیں عشق است ہزار بدگمانی۔ دراصل یہ وسوسے انصار مدینہ کے عشق صادق کے آئینہ دار تھے۔ کمزوری اور مظلومی کے زمانہ کے ان ساتھیوں کے ٹوٹے دلوں کی ڈھارس بھی ضروری تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی انصار کی ان قلبی کیفیات سے اطلاع فرمائی۔ آپ نے انصار مدینہ کا ایک الگ اجتماع کوہ صفا پر طلب فرمایا اور ان سے مخاطب ہوئے کہ کیا تم لوگ یہ باتیں کر رہے ہو کہ محمدؐ پر اپنے وطن اور قبیلے کی محبت غالب آگئی ہے؟ انصار نے سچ سچ اپنے خدشات بلاکم و کاست عرض کر دیئے۔ تب خدا کے رسولؐ نے اطمینان دلاتے ہوئے بڑے جلال سے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو دنیا مجھے کیا نام دے گی؟ میں پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ تو سہی کہ بھلا دنیا مجھے کسی اچھے نام سے یاد کرے گی؟ اور میرا نام تو محمدؐ ہے یعنی ہمیشہ کیلئے تعریف کیا گیا۔ تم مجھے کبھی بے وفا نہیں پاؤ گے۔ بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ وہ وطن جو میں نے خدا کی خاطر چھوڑا تھا اب میں لوٹ کر کبھی اس میں واپس نہیں آسکتا ہوں۔ اب میں تمہارا جیون مرن کا ساتھی بن چکا ہوں۔ میرے مکہ میں رہ جانے کا کیا سوال؟ اب تو سوائے موت کے مجھے کوئی اور چیز تم جیسے وفاداروں اور پیاروں سے جدا نہیں کرسکتی۔

انصار مدینہ جو جذبات عشق سے مغلوب ہو کر ان وساوس میں مبتلا ہوئے تھے سخت نادم اور افسردہ ہوئے کہ ہم نے ناحق اپنے آقا کا دل دکھایا۔ پھر کیا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! ہم نے جو یہ بات کی تو محض خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ پیار کی وجہ سے کی تھی کہ اس سے جدائی ہمیں گوارا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان وفادار ساتھیوں کو دلاسا دیا اور فرمایا اللہ اور رسول تمہارے اس عذر کو قبول کرتے ہیں۔ اور تمہیں مخلص اور سچا قرار دیتے ہیں۔ (مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ شعبہ وقف نو لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی شافیہ عمران بنت مکرم عمران احمد صادق صاحب و مکرمہ حافظہ رفیعہ صداقت صاحبہ کی تقریب آمین مورخہ 25 جنوری 2013ء کو منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچی نے اپنی والدہ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر خاکسار نے بچی سے قرآن کریم سنا اور اس کے بعد دعا ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیزہ کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ محترم حارث احمد مدثر صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 مئی 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام عدیلہ احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ناصر احمد امینی صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ کی نواسی اور مکرم رشید احمد ملک صاحب مرحوم اٹک کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادمہ دین کرنے والی بنائے۔ آمین

ولادت

❁ محترم ڈاکٹر کلیم احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 دسمبر 2012ء کو محض اپنے فضل سے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام قرۃ العین عطا فرمایا ہے جو مکرم محمد اکرم صاحب دارالیمن کی پوتی اور مکرم عبدالسلام صاحب سانگرہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادمہ دین کرنے والی بنائے۔ آمین

تقریب شادی

❁ مکرم محمد ارشد صاحب نائب صدر محلہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ نبیلہ ارشد صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عرفان الٰہی صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم بشارت احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 29 جنوری 2013ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ مورخہ 19 جنوری 2013ء کو دارالعلوم وسطی کے سبزہ زار میں رخصتی عمل میں آئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلہ دارالشکر شمالی نے دعا کروائی۔ مورخہ 20 جنوری 2013ء کو دارالیمن میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم اعجاز بٹ صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی شکر ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم مستری عبدالرحمن صاحب مرحوم دارالشکر ربوہ کی پوتی، مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ کی نواسی اور حضرت مولوی قمر الدین نجار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ خاندان اور احمدیت کیلئے باعث برکت کرے، دونوں بچوں کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے، بیشمار برکتوں سے نوازے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

شکریہ احباب

❁ مکرم محمود احمد خورشید صاحب منان آئس کریم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اپنے والد مکرم عبدالمنان عمر صاحب منان آئس کریم کی وفات پر ان تمام احباب جماعت کا اپنی اور اپنے اہل خاندان کی جانب سے تہہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے تشریف لا کر بالمشافہ اور بذریعہ فون وغیرہ ہمارے افراد خاندان سے ہمدردی، افسوس اور دعاؤں کا اظہار فرمایا اور ہمیں حوصلہ دیا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور والد صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ناصر احمد ملہی صاحب (ر) مربی سلسلہ نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ کے داماد مکرم غلام حسن کاہلوں صاحب ولد مکرم محمد مالک صاحب مرحوم ہفتہ عشرہ کیلئے بڑی بیٹی کے نکاح کے سلسلہ میں پاکستان تشریف لائے تھے۔ جو 27 جنوری 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعد نماز عصر کیا۔ اسی شام ربوہ سے ڈسکہ سیالکوٹ چلے گئے۔ 29 جنوری کو ضروری کام کے سلسلہ میں اپنے بھائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھے آپ پیچھے بیٹھے تھے ڈسکہ جاتے ہوئے راستہ میں ایکسیڈنٹ ہو گیا سر کے بل پکی سڑک پر گرے موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی پاکستان سے ان کے ددھیال اور ننھیال کے رشتہ دار جو غیر از جماعت ہیں جنازہ میں شامل ہونے کیلئے ربوہ تشریف لائے جرمنی سے صرف ان کا بڑا بھائی اور ایک ہم زلف آ سکے۔ بچے وغیرہ نہیں پہنچ سکے۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اپنے بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں سے بہت پیار کرنے والے تھے۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت کے مطیع اور فرمانبردار عہدیداروں سے حسن سلوک کرنے والے اور بہت مہمان نواز تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، احباب سے درخواست دعا ہے کہ دشمنوں کے ہر شر سے بچائے اور والد کی نیکیوں کو زندہ جاوید رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب کارکن دفتر حفاظت ربوہ محلہ نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم ملک عبدالخالق صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب ساکن دارالیمن شرقی ربوہ پنشنر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ تقریباً تین سال سے دل کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ بڑے صبر کے ساتھ بیماری کو برداشت کرتے رہے۔ تین دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں رہنے کے بعد مورخہ 17 دسمبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 18 دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ گراؤنڈ دارالیمن شرقی میں محترم ادریس احمد شاہد صاحب صدر محلہ دارالیمن شرقی صادق ربوہ نے بعد نماز عصر پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ منورہ پروین صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم عبدالمصور صاحب ربوہ، مکرم عطاء الملک صاحب ربوہ، چھ بیٹیاں مکرمہ راحت نسیم صاحبہ زوجہ مکرم وسیم احمد صاحب دارالیمن شرقی مکرمہ تابش جبیں صاحبہ زوجہ مکرم محمد رمضان صاحب جرمنی، مکرمہ امۃ الباری صاحبہ زوجہ مکرم فاروق احمد صاحب حافظ آباد، مکرمہ خالدہ رشید صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب صدر کراچی، مکرمہ بشریٰ روبینہ صاحبہ زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب اونچا مانگٹ حافظ آباد اور مکرمہ امۃ الحی صاحبہ زوجہ خاکسار یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ سادہ طبیعت، پابند نماز، ملنسار اور کمزوری کے باوجود روزہ رکھتے اور بیت الذکر جا کر نماز پڑھتے رہے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی بہت ہی محنتی انسان تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

❁ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری/نیم سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈلیوری کیس کیلئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

❁ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆..........☆..........☆

خبریں

دنیا کی مہنگی ترین لکڑی کی سائیکل دنیا کی سادہ ترین اور ماحول دوست سواری اب سستی نہیں رہی کیونکہ لندن کے ایک شخص نے فرنیچر کمپنی کے اشتراک سے لکڑی سے بنی ہوئی ایسی سائیکل تیار کی ہے جس کی قیمت سن کر منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔ لندن میں متعارف کروائی جانے والی دنیا کی مہنگی ترین لکڑی کی اس سائیکل کی قیمت 70 ہزار ڈالر ہے جو پاکستانی روپوں میں 60 لاکھ روپے سے بھی زائد رقم ہے۔ (روزنامہ جنگ 2 نومبر 2012ء)

سمارٹ فون استعمال کرنے والوں کی تعداد ایک ارب سے تجاوز دنیا بھر میں سمارٹ فون استعمال کرنے والوں کی تعداد پانچ سالوں میں ایک ارب سے تجاوز کر گئی۔ امریکی تحقیقاتی و مشاورتی فرم سٹیرٹیجی اینا لائیٹکس کے مطابق 2012ء کی تیسری سہ ماہی تک سمارٹ فون استعمال کرنے والوں کی تعداد ایک ارب سے زائد ہوگئی ہے اور دنیا بھر میں ہر سات میں سے ایک شخص کے پاس سمارٹ فون ہے۔ اس تحقیقاتی ادارے کا کہنا ہے کہ تین سالوں سے کم عرصہ میں یہ تعداد دوگنا ہو کر دو ارب تک ہونے کی توقع ہے۔

پھیپھڑوں کے سرطان کی تشخیص امریکی ماہرین نے کہا ہے کہ وہ خون کے ٹیسٹ کے ذریعے پھیپھڑوں کے سرطان کی تشخیص کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ یونیورسٹی آف یارک کے سائنسدانوں نے خون کے ٹیسٹ کے ذریعے پھیپھڑوں کے سرطان کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص کا طریقہ دریافت کر لیا، اس سے ابتدائی مرحلے میں ہی پھیپھڑوں کے سرطان کا علاج کر کے کئی جانوں کو بچایا جا سکے گا۔ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ پروٹین (CIZ-1) کی تبدیل شدہ شکل پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث بنتی ہے۔

ملیریا بچوں کیلئے خطرناک ہر سال ملیریا پاکستان میں لاکھوں بچوں کو متاثر کرتا ہے۔ دنیا بھر میں ساڑھے چھ لاکھ افراد ملیریا کے باعث زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ پلازموڈیم نامی پیراسائٹ ملیریا بخار کا سبب بنتا ہے، یہ وائرس مچھر کی ایک مخصوص متاثرہ مادہ انوفی لس کے کاٹنے سے انسانی جسم میں منتقل ہوتا ہے اور خون کے ذریعے جگر تک پہنچ جاتا ہے۔ جگر میں یہ پیراسائٹ مزید نشوونما پا کر پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال ملیریا کے باعث چھ لاکھ پچپن ہزار اموات ہوتی ہیں جن میں سے چھیاسی فیصد پانچ سال سے کم عمر بچے ہوتے ہیں جبکہ پاکستان میں بھی ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

کافی بریسٹ کینسر کے خلاف مفید چائے کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پیا جانے والا مشروب کافی ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ کافی میں موجود کیفین انسان کو چاق و چوبند رکھتی ہے۔ چائے میں بھی کیفین موجود ہوتی ہے۔ حال ہی میں ایک نئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کافی کے پانچ کپ روزانہ پینے سے 50 سال سے زیادہ عمر کی خواتین میں چھاتی کے کینسر کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ دنیا میں ہر سال 40 ہزار سے زیادہ خواتین اس مرض سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔

بھارتی شہر لکھنؤ میں دنیا کا سب سے بڑا سکول بھارتی شہر لکھنؤ کے ایک سکول کو گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ نے دنیا کا سب سے بڑا سکول قرار دے دیا۔ گینز بک کے مطابق گزشتہ تعلیمی سال 2011ء کے دران لکھنؤ کے سٹی مونٹیسوری سکول میں 2500 اساتذہ نے 39 ہزار 437 طالب علموں کو ایک ہزار کلاس رومز میں پڑھایا۔ 1959ء میں قائم ہونے والے اس سکول کے آغاز میں یہاں صرف پانچ طالب علم تھے مگر پانچ دہائیوں بعد یہ چاروں طرف پھیل چکا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ گردے قریباً ختم ہو چکے ہیں نیز دل پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

چلتا ہوا کاروبار خریدنے کا نادر موقع
فینسی سپر سٹور اینڈ بکڈ پو برائے فروخت
رابطہ نمبر: 047-6212871,0333-7719871

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

Education Concern
Seminar
Study in British Boarding School
Since 1863
TETTENHALL COLLEGE-UK
Meet Mr. Martyn Long From the College and get Admission Information.
Key Features
- Independent Co-educational Boarding and Day School.
- Many Students from UK, Germany, France, Hong Kong & Africa.
- Very safe and secure place to study for Pakistani Students.
- Eligibility: 8th Grade / O-Level / A-Level.

Venue & Time
Islamabad 9th Feb. Saturday From 02:00pm to 08:00pm
Hotel One (Kohsar)
Contact Pakistan Admission Office
Education Concern
(British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔فروری

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:49

سیل۔ سیل۔ سیل
سیل پرائس =/200 روپے سے =/400 روپے
نیز بچگانہ سکول شوز صرف -/350 روپے
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ فون:6213835

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

داخلہ نرسری کلاسز 2013ء
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں جونیئر وسینئر نرسری کلاسز میں داخلہ مورخہ 16 فروری سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
● جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2013ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر ساڑھے تین سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے ● داخلہ فارم مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہیں۔
● برتھ سرٹیفکیٹ یا 'ب' فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا ● داخلہ فارم اور مزید معلومات کیلئے مین آفس الصادق اکیڈمی رابطہ کریں۔
نوٹ: ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند خواتین اپنی درخواست اور اسناد کی فوٹو کاپی کے ساتھ تشریف لائیں۔ انٹرویو ماہ فروری میں صرف بروز ہفتہ اور اتوار کو ہوا کریں گے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6214434-6211637

FR-10